100719- شرعی پردہ اور چادر کے اوصاف، کیا ہیڈ مسٹرس اور طالبات کو بھی اس کا اہتمام کرنا ہوگا؟

سوال

میں مدرسہ تحفیظ القرآن کی ہیڈ مسٹرس ہوں، میں نے استانیوں کو ایک یا دو باریک اور شفاف قسم کے کپڑے والا نقاب پہننے سے منع کیا ہے لیکن وہ اس سے انکار کرتی ہیں، اور دلیل یہ دیتی ہیں کہ یہ حرام تو نہیں تو میں طالبات کو ایسا کرنے سے کس طرح منع کر سکتی ہوں؛ کیونکہ طالبات مدرسہ سے چھٹی کے وقت باہر جا کر اس باریک کپڑے کو کھول دیتی ہیں، اور پھر گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت بھی، اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ پورا پردہ کریں، تو لڑکیاں یہ کہہ کر انکار کر دیتی ہیں کہ معلمات بھی تو اس پر عمل نہیں کرتیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ تفصیلی جواب سے نوازیں.

پسندیدہ جواب

اول :

پردہ اور عفت و عصمت کی حرص رکھنے، اور احتیاط کرنے، اور معلمات اور طالبات کی صحیح راہنمائی اور انہیں نصیحت کرنے پر آپ کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے، اور پھر یہ امانت کی ادائیگی میں بھی شامل ہوتا ہے.

دوم :

ہم مسلمان عورت کو کئی ایک پردوں والی اوڑھنی اور دوپٹے سے چہرہ ڈھانپنا واجب نہیں کر سکتے، کیونکہ واجب اور فرض تو چہرہ چھپانا ہے، چاہے یہ ایک ہی پرت سے ہو یا کئی پرتوں کے ساتھ.

شریعت اسلامیہ میں اوڑھنی اور نقاب می اباحت پائی جاتی ہے، اور جو اہل علم نقاب پہننا منع کرتے ہیں وہ اس لیے نہیں منع کرتے کہ یہ اصل میں مشروع نہیں، بلکہ بعض عورتوں کا نقاب کرنے کے طریقہ اور اس کے اوصاف میں تجاوز کرنے کی بنا پر نقاب پہننے سے منع کرتے ہیں، کہ کچھ عورتوں نے نقاب کا سوراخ آنکھوں سے بھی زیادہ کیا ہوتا ہے، جس کی بنا پر ان کے رخسار اور پیشانی کا کچھ حصہ بھی نظر آنے لگتا ہے، اور اسی طرح اوڑھنی اور دوپٹے کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے، تو یہ بذاتہ منع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے اوڑھنے کے طریقہ یعنی کپڑا اتنا باریک اور شفاف ہو کہ اس کے اندر سے بھی چہرہ صاف نظر آتا ہو تو یہ منع ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے نقاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

" رہا نقاب : تو ابو عبید عرب کے ہاں پائے جانے والے نقاب کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یہ وہ نقاب ہے جس سے آنکھ کی گولائی نظر آئے، اور ان کے ہاں اسے وصوصہ اور برقع کا نام دیا جاتا تھا.

اور اس کا حکم یہ ہے کہ : یہ جائز ہے، اس کی دلیل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ احرام والی عورت نہ تو دستانے پہنے، اور نہ ہی نقاب کرے"

اور ایک حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے پہننے سے منع فرمایا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کی حالت میں عورت کو نقاب پہننے سے منع کرنا احرام کے علاوہ باقی حالات میں نقاب کرنے کے جواز پر دلالت کرتا ہے، پھر یہ کہ اس حدیث سے یہ مفہوم نہیں لیا جاسکتا کہ اگر اسے غیر محرم اور اجنبی مرد دیکھ رہے ہوں تو احرام کی حالت میں اس کے لیے چہرہ ننگا رکھنا جائز ہے، بلکہ غیر محرم اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں احرام والی عورت بھی اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھے گی، اور اپنی اوڑھنی اور چادر کو یا نقاب کو چہرہ پر لٹکا لے گی حتی کہ وہ مرد وہاں سے آگے نکل جائیں۔

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں" انتہی۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز۔

الشیخ عبدالرزاق عفیفی۔

الشیخ عبداللہ بن غدیان۔

الشیخ عبداللہ بن قعود۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17/171-172)۔

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر برقع زینت کے لیے نہ ہو بلکہ پردے کے لیے برقع پہنا جائے، اور اس کے ساتھ پردہ بھی رکھا جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ دیکھا نہیں جائیگا، بلکہ وہ اسے کسی اور چیز سے ڈھانک لے گی، لیکن جو برقع ظاہر ہو، اور پردہ نہ کرے ہم اس کے جواز کا فتوی نہیں دیتے؛ کیونکہ یہ فتنہ کا باعث ہے؛ اور اس لیے بھی کہ عورتیں اسی پر بس نہیں کرینگی، اگر عورتیں صرف ایک آنکھ کھلی رکھنے پر ہی اکتفا کرتیں ہو ہم کہتے : یہ نقاب ہے، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی معروف تھا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن آپ اس پر ثقہ رہیں کہ اگر آپ یہ کہیں : عورت کے لیے آنکھوں کا نقاب کرنا جائز ہے، اور وہ نقاب کے پیچھے سے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ سکتی ہے۔

تو کچھ مدت اور عرصہ کے بعد اس نقاب میں وسعت اختیار کر لی جائے گی، اور اس کا سوراخ رخسار تک پہنچ جائیگا، اور آہستہ آہستہ سارا چہرہ ہی ننگا ہو جائیگا، اور عورتوں کی عادت کے متعلق معروف بھی یہی ہے، اس لیے یہ راہ بند کرنا ہی اقرب الی الصواب ہے" انتہی۔

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (14) سوال نمبر (14)۔

اس بنا پر ہم معلمات اورباقی سب مسلمان بہنوں کو کہینگے کہ : جس نے بھی تم میں سے اپنے چہرے کا پردہ کرنا اختیار کیا اس نے اپنے لیے زیادہ ستر اختیار کیا، اور اپنے دین کے لیے اکمل چیز اختیار کی، لیکن اسے چاہیے کہ وہ اوڑھنی اور چادر اور پردہ اور نقاب کرنے میں شرعی اوصاف اختیار کرے، اس کے لیے آنکھوں سے زیادہ بڑا سوراخ کرنا جائز نہیں کہ آنکھوں علاوہ کچھ اور بھی ظاہر ہو، اور اسی طرح دوپٹہ یا پردہ اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے چہرہ صاف نظر آ رہا ہو.

علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا :

"حفصہ بنت عبد الرحمن ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئیں تو حفصہ نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا، تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسے پھاڑ کر انہیں موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا"

موطا امام مالک حدیث نمبر (1693) سنن بیہقی (235/2) اس کی سند صحیح ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہر وہ کپڑا جو جسم کا وصف ظاہر کرے، اور اسے چھپائے نہ تو اس کا کسی بھی حالت میں پہننا جائز نہیں، لیکن اس کپڑے کے ساتھ پہنا جا سکتا ہے جو وصف ظاہر نہ کرتا ہو؛ کیونکہ ایسا لباس پہننے والی عورت ننگی ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے" انتہی.

دیکھیں : الاستذکار (307/8).

ایک چیز اور یہ ہے کہ : تحفیظ کے مرکز میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ معلمات اور طالبات کو مرکز کے اندر پردے کا التزام ضرور کروائیں، اور مرکز میں آنے سے قبل یا پھر آنے سے قبل جو کچھ ہوتا ہے، آپ اس کی ذمہ دار نہیں، صرف اتنا ہے کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت اور ان کی راہنمائی کریں، اور انہیں کسی معین چیز کے پہننا لازم مت کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے اور معلمات اور طالبات کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی ہدایت دے.

واللہ اعلم.